OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 6 Issue 2 (April-June 2023)

دودۂ ربیدگ یا ثقافت کا معنی و مفہوم: بلوچی زبان کے تناظر میں ایک مطالعہ

A Study of the Meaning of Culture from the Context of *Balochī* Language

Imran Razzaq
PhD Scholar, Baluchistan Study Centre, University of Baluchistan, Quetta
Prof. Dr. Abdul Haleem Sadiq
X Director, Baluchistan Study Centre, University of Baluchistan, Quetta
Dr. Nasreen Baloch (Nasreen Gul)
Assistant Professor, Balochi Department, University of Baluchistan Quetta

Abstract

Culture is a broad term which is defined and interpreted by different scholars in different ways. In general, culture is defined as the national heritage which reflects the collective thinking of a nation. And it is practically depicted in the lifestyle of a non-homogenous society. It is a ground-based reality that the culture does not come into existence before due period of time. Rather it evolves again and again with the passage of time. And there are too many factors that contribute to the genesis of cultural norms. Moreover, the instrument of culture is not only a combination of mere norms, common practices, and conventions, rather it is something more than that. It shows how a nation has passed through an evolutionary process. And how it reacted to the timely impending cultural challenges and deconstructions. Hence, culture is the collective inheritance of a nation, which by choice or by default gets transferred to the upcoming generations.

Keywords: Culture, Heritage, Evolve, Norms, social, Nation

تمہید

ثقافت وہ وسیع شعوری، اجتماعی اور روحانی تجربہ ہے جو کسی ملک، قوم، یا مجموعے کے لوگوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔ یہ افراد کی تصورات، عقیدتوں، اخلاقیات، قیمتوں، رویے، فنون، زبان، آداب ورسوم اور تاریخی و تاریخی وراثت پر مشتمل ہوتا ہے۔ ثقافت انسانی تعاملات کا نتیجہ ہے اور اس کو افراد کی زندگیوں، خیالات اور تفکرات کی عمومی منظوری کے روپ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہِ زندگی کا اہم حصہ ہوتا ہے جو افراد کو ایک دوسرے سے جڑتا ہے اور ان کی شناختیں، خصوصیات اور تفکرات کو متاثر کرتا ہے۔ ثقافت کی عناصر مختلف ہوسکتے ہیں مثلاً زبان، مذہب، روایات، آداب ورسوم، خوراکیات، لباس، فنون، موسیقی، ادب، سینما، نقاشی، معماری، رقص، سرگرمیاں، روزمرہ کی زندگی، تاریخ، اقتصادی تنظیمیں، سیاسی نظام وغیرہ۔ ثقافت کی عمرانی و زبانی وراثت کے ذریعہ بڑی حد تک نئے اجتماعی نسلوں کو اپنی تاریخ کا علم، تجربات اور اپنی پہچان کے ذریعہ اپنے ماضی سے روابط برقرار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ثقافت کو ایک امتیازی منظوری کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے جو ممکن بناتی ہے کہ کسی مجموعے کے لوگ اپنے ہمدردوں اور ان سے ہمدردی کرنے کے لئے اسے قبول کریں۔

کلچر

ثقافت وہ لفظ ہے جو روزمرہ کی زندگی میں اکثر و بیشتر ہماری کانوں میں پڑتا ہے۔ اکثر مجالس اور محفلوں میں اس قسم کی باتیں سننے کو ملتی ہیں کہ یہ چیز ہماری ثقافت کا حصہ ہے یا یہ چیز ہماری ثقافت میں شامل ہے۔ اس کے لیے نعم البدل کے طور پر بلوچی میں "دودءُربیدگ" اور انگریزی میں کلچر (Culture) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کیا چیز ہے اس کی وضاحت صاف اور واضح الفاظ میں ممکن نہیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر جمیل جالبی کہتے ہیں؛

> "کلچر کا لفظ مختلف جگہوں پر اتنے الگ الگ مطلب اور معنوں میں بیان ہو رہا ہے کہ اس کا اصل معنی ابہام زدہ ہو گیا ہے۔ اگر اپ کا امید مجھ سے یہ ہے کہ میں اس لفظ کا کوئی سہل مگر مکمل مطلب بیان کروں تو یہ ممکن نہیں۔ کلچر حیات کی اہم ترین اور بُنیادی چیز ہے لیکن اس کی کوئی خاص اور اہم معنی بیان کرنا میرے لیے ممکن نہیں، میرے لیے اپنی جگہ یہ کسی کے لیے بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ اُنیس سو باون میں بشریات علم کے دو اُستادوں نے بشریات کے ادبیات کا جائزہ لیا اور بتایا کہ چھے سو کتابوں میں سے آدھے کتابوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہی نہیں ہے اور باقی کتابوں میں اس کی کوئی خاص اور جامع تعریف بیان نہیں کیا گیا ہے جسے بیان کرکے کسی کو مطمئن کیا جاسکے۔[1]

مذکورہ بالا الفاظ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس لفظ کو سادہ اور آسان الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات بھی طے ہے کہ یہ لفظ انگریزی زبان اور ادب میں زیادہ پرانا بھی نہیں، بلکہ جدید اصطلاح ہے۔ کہتے ہیں کہ اس لفظ کے استعمال سے پہلے انگریزی زبان میں "سیولائزیشن" کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ "کلچر" نامی اصطلاح کب اور کس دورانیہ میں انگریزی زبان میں استعمال ہونے لگی، اُس کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر محمد احسن فاروقی کا کہنا ہے کہ

مذکورہ بالا الفاظ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس لفظ کو سادہ اور آسان الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن ساتھ ہی ایک اور بات طے ہے کہ انگریزی زبان و ادب میں یہ لفظ بہت پرانا نہیں بلکہ ایک جدید اصطلاح ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس لفظ کے استعمال سے پہلے انگریزی زبان میں "سیولائزیشن" کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ انگریزی زبان میں کلچر کی اصطلاح کب اور کس دور میں استعمال ہوئی، اس کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اس بارے میں ڈاکٹر محمد احسن فاروقی کہتے ہیں؛

> "کلچر کی پُکار سو سال پہلے متھیو آرنلڈ نے لگائی تھی اور اُس کی گونج پورے برٹش اور اُس کے قبضہ کے

ہوئے ملکوں میں سنائی گئی تھی"۔[2]

زبان و ادب میں ثقافت

جیسا کہ فاروقی کہہ رہے ہیں، اگر ہم اسے سچ مان لیں تو اس لفظ کی عمر آج ڈیڑھ سو سال سے زیادہ نہیں ہو گی، کیونکہ یہ مضمون پچاس سال پہلے لکھا اور چھپا تھا۔ کیونکہ یہ لفظ یعنی کلچر کی ابتدا اور ارتقاء اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ یہ لفظ سب سے پہلے انگریزی زبان میں استعمال ہوا تھا۔ لیکن در حقیقت یہ انگریزی زبان کا اپنا لفظ نہیں ہے بلکہ انگریزی زبان نے اسے دوسری زبان سے مستعار لیا ہے۔ اس بارے میں پروفیسر سید مہدی حسن زیدی لکھتے ہیں؛

> "انگریزی میں ثقافت کو (Culture) کہا جاتا ہے۔ لفظ کلچر لاطینی لفظ (Culturs) سے اخذ شُدہ ہے۔ جس سے مراد کھیتی باڑی ہیں۔ لفظ کلچر کو جرمن زُبان کے لفظ کلٹور (Kultoor) سے بھی پیدا شدہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس سے فصل بونا اور فصل کاٹنا مطلب لیا جاتا ہے۔ کھیتی باڑی کے لیے لفظ (Agri Culture) استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں ایگری (Agri) سے مُراد زمین اور کلچر سے مُراد کاشت لیا جاتا ہے۔"[3]

ماہرین لسانیات اور لسانی ناقدین مذکورہ زبانوں میں اس لفظ کی ابتدا پر متفق نہیں ہیں۔ لیکن وہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اصطلاح ان دو زبانوں میں سے کسی ایک سے مستعار لی گئی ہے۔ لیکن خاص اور اہم بات یہ ہے کہ ان دونوں زبانوں میں ان الفاظ کا مطلب کھیتی باڑی، کاشت کاری یا زمین کا آباد کرنے سے متعلق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس لفظ کا تعلق کھیتی باڑی اور کاشت کاری سے منسوب ہے۔ کلچر کے لیے اردو زبان و ادب میں ثقافت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ثقافت کا لفظ ابھی بھی اردو زبان کا ایک ایک نیا لفظ ہے اور اسے لمبی عمر کے لیے مزید وقت درکار ہے۔ اردو زبان و ادب نے بھی انگریزی زبان جیسی اس لفظ کو دوسری زبان سے مستعار لے کر اپنایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اردو زبان نے اسے عربی زبان و ادب سے مستعار لیا ہے۔

> "ثقافت عربی کا لفظ ہے اور اب اُردو میں دو تین عشروں سے استعمال ہو رہا ہے۔ اب بھی اس کا استعمال عام نہیں۔ تہذب و تمدن کے الفاظ سے تو ہر کوئی واقف ہے لیکن ثقافت کے معنی کے بارے میں بہت سے لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ اب ثقافت کا لفظ ادبی تخلیقوں میں بھی دکھائی دینے لگا ہے کیوں کہ یہ لفظ تہذیب اور تمدن پر حاوی ہے۔[4]

اردو زبان و ادب کے لیے یہ لفظ اتنا نیا نہیں جتنا سمجھا جا رہا ہے۔ یہ مضمون جس وقت لکھا گیا اس وقت یہ نیا ہو سکتا ہے، لیکن یہ آج اتنا نیا نہیں ہے، کیونکہ اگر ہم وقت پر نظر ڈالیں تو اس مضمون کو پچاس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اب اس کی کل عمر اسی اور نوے سال کے لگ بھگ ہو سکتی ہے۔ دانشوروں کا کہنا ہے کہ آج کل کلچر کا لفظ کثرت سے استعمال ہو رہا ہے لیکن یہ کس طرح اور کس معنی میں استعمال ہو رہا ہے؟ اس بارے میں پروفیسر زیدی لکھتے ہیں؛

> "ثقافت عمرانیات کی ایک اصطلاح ہے۔۔۔ عام معنوں میں اِس سے مُراد ناچ گانا، ساز، موسیقی، تصویر کشی، رسم و رواج، پوشاک وغیرہ لیا جاتا ہے۔ گو کہ یہ کسی ثقافت کے چھوٹے چھوٹے حصے تو ہو سکتے ہیں لیکن ثقافت کی مکمل اصطلاح کی وضاحت نہیں کر سکتے اور ادبی لحاظ سے یہ معنی صحیح اور مناسب نہیں۔ ثقافت ایک کشادہ اصطلاح ہے اور ادبی و علمی معنوں میں اِس کا مطلب عام فہم سے مُختلف اور الگ ہیں۔ ثقافت عربی لفظ "ثقف" سے ماخذ ہے جس کے لغوی معنی مہارت اور دانائی کے ہیں اور ثقافت سے مُراد دانشمند اور سمجھدار انسان کے ہیں۔ اور سماج میں دانشمند اور سمجھدار انسان مہذب خیال کیا جاتا

ہے۔[5]

پروفیسر زیدی کے مطابق اس لفظ کے حقیقی معنی میں فہم، حکمت اور دانائی پوشیدہ ہے۔ لیکن اردو ادب کے پرانے ادیب ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم اس کے بارے میں کہتے ہیں؛

”بلحاظ مادہ کسی لفظ کے معنی نہایت سادہ ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ لفظ اصطلاح کے طور پر استعمال ہونے لگے تو اس کے مفہوم میں بڑی وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ ثقافت کا عربی سہ حرفی مادہ ثقف ہے جس کے معنی ہیں درست کرنا، سنوارنا اور بل نکالنا۔ چنانچہ تیر کو آگ میں تپا کر سیدھا کرنے کو تثقیف کہتے ہیں۔[6]

اگر اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ یہ لوگوں کو راہ راست پر لانے اور انھیں معاشرے میں اچھے طریقے اپنانے کے قابل بنا رہا ہے جو کہ معاشرے کے تمام افراد اپناتے ہیں تو اس لفظ کے معنی درست نکلیں گے۔ اس طرح انگریزی اور اردو میں اس کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ اور ان کے سیاق وسباق کو دیکھنے کے بعد اب یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ سماجی مضامین میں اس کے معنی کیا ہیں۔ کیونکہ ثقافت صرف لسانی زبانوں میں ایک لفظ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک وسیع معنی کا لفظ ہے، اور اسے لسانی اور ادبی مضامین کے ساتھ ساتھ بشریات، سماجیات، نفسیات اور دیگر بہت سے مضامین میں استعمال کیا جاتا ہے انگریزی زبان کی تمام بڑی لغتوں نے اس لفظ کے معنی اپنے اپنے انداز میں بیان کیے ہیں۔ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کا یہ کہنا ہے:

(1)."The arts and other manifestations of human intellectual achievement regarded collectively. (2) The ideas, customs, and social behavior of a particular people or society.[7]

میریم ویبسٹر ڈکشنری (Merriam Webster Dictionary) کا اس بارے میں کہنا ہے:

The customary beliefs, social forms, and material traits of a racial, religious, or social group; also: the characteristic features of everyday existence (such as diversions or a way of life) shared by people in a place or time.

B: the set of shared attitudes, values, goals, and practices that characterizes an institution or organization."[8]

ثقافت علم عمرانیات کا یک خاص جزو

ثقافت علم عمرانیات کا یک خاص اور اہم جزو ہے۔ آج تک اسکے بارے میں جتنے کام ماہر عمرانیات نے کیے ہیں شاید ہی کسی اور علم کے ماہرین نے کیئے ہوں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے معنی تلاش کرنے میں اس علم کی لغت سے بھی مدد لی جائے۔ ثقافت عمرانیات کا ایک خاص اور اہم حصہ ہے۔ جتنا کام آج تک ماہرین عمرانیات نے کیا ہے شاید ہی کسی اور کے ماہرین نے کیا ہو۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے معنی تلاش کرنے میں اس علم کی لغت سے بھی مدد لی جائے۔ سوشیالوجی ڈکشنری (Sociology Dictionary) کے مطابق ثقافت ایک اسم ہے جسکے معنی کچھ یوں ہیں:

The ideas and self-concepts of a group or society (e.g., artifacts, attitudes, beliefs, customs, norms, symbols, and values) in a particular place and time, passing from one generation to the next.[9]

اردو زبان اور ادب کو اس خطے میں ایک اہم مقام حاصل ہے اور اس خطے میں فارسی کے بعد اگر کسی زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی ہے تو وہ اردو زبان ہے۔ اس لیے اس لفظ کا اردو کی مستند لغت میں مطلب تلاش کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ فیروز اللغات کے نام سے متعدد لغات شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی ایک اشاعت میں ثقافت کا مفہوم اس طرح دیا گیا ہے:

"ثقافت: (ث۔ قا۔ فت (ع۔ ا۔ مث) (۱) عقلمند ہونا۔ نیک ہونا (۲) تہذیب۔ کلچر [10]

کیونکہ اس ادارے کے ماہرین نے کلچر کے ساتھ ساتھ تہذیب کے معنی بھی بیان کیے ہیں۔ لہٰذا یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ لفظ تہذیب میں ثقافت کے معنی کس حد تک شامل ہیں۔ اس کے لیے لغت کی مدد لی جائے گی اور تہذیب کے ساتھ ساتھ ان تمام الفاظ کے معنی بھی تلاش کیے جائیں گے جنہیں بہت سے مصنف ثقافت کے معنی لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم اسی فیروز اللغات کی اسی اشاعت کا جائزہ لیں گے کہ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے جو انہوں نے لکھا ہے:

"تہذیب: (تہَ۔ زیب) (ع۔ ا۔ مث) (۱) آراستگی۔ صفائی۔ اصلاح (۲) شائستگی۔ خوش اخلاقی۔ (Culture)۔[11]

تمدن: (ت۔ مد۔ ن) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مل کے رہنے کا طریقہ۔ طرز معاشرت۔[12] اس لغت میں ثقافت کے معنی سمجھ دار، دانشور شخص کے طور پر بیان کیے گئے ہیں اور تہذیب و تمدن کے معنی شائستگی، حسن اخلاق، صفائی ستھرائی، ثقافت، مل جل کر رہنے کا طریقہ اور معاشرت کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

ہفت زبانی لغت

اشفاق احمد، محمد اکرم چغتائی، فضل قادر فضلی نے ملکر ایک ہفت زبانی لغت تیار کی ہے، جس میں سات زبانوں میں اردو الفاظ کے معانی بیان کیے گئے ہیں۔ جس کے مطابق؛

ثقافت: (بنگلہ۔ شونگسکریتی)، (بلوچی۔ دودءُربیدگ)، (پشتو۔ سٹریتوب (سریتوب) (پنجابی۔ تہذیب)، (سندھی تہذیب)، (کشمیری-تہذیب)[13]

تہذیب: (بنگلہ۔ شوبھوتا)، (بلوچی۔ رواج)، (پشتو۔ سٹریتوب (سریتوب)، (پنجابی۔ تہذیب)، (سندھی۔ تہذیب)، (کشمیری۔ تہذیب)۔[14]

تمدن: (بنگلہ۔ شونگسر کیتی)، (بلوچی۔ ربیدغ)، (پشتو۔ تمدن)، (پنجابی۔ تمدن)، (سندھی۔ تمدن)، کشمیری۔ تمدن)[15]

دودمان: (بنگلہ ۔بونگشو)، (بلوچی۔ کُہم)، (پشتو۔ ٹبرّ (ببر)، (پنجابی۔ ٹبّر)، (سندھی ۔ کنڈو۔ (کنبہ)، (کشمیری خاندان)۔[16]

اس لغت میں دودمان کے بلوچی معنی کُہم کے طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ اس لفظ کا مطلب کسی بھی طرح کُہم نہیں ہے بلکہ بلوچی زبان میں کُہم خاندان اور کہول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن تہذیب کے لیے انھوں نے ربیدگ (ربیدغ) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کوہ سلیمانی کی بلوچی لہجے میں ربیدگ کے لیے بھی ربیدغ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح بلوچی زبان میں تہذیب کے لیے رواج، تمدن کے لیے ربیدغ بھی مناسب اور صحیح الفاظ نہیں ہیں۔

مقتدرہ قومی زبان کا خصوصی ادارہ

مقتدرہ قومی زبان ایک اہم اور خصوصی ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ اس ادارے کی طرف سے شائع کردہ ایک لغت میں ثقافت کے معنی کچھ یوں بیان کیے گئے ہیں؛ ثقافت: (ث، قا،فت) تہذیب و تمدن کا اجتمائی ارتقاء، تعلیم اور تربیت کے ذریعے انسان کے قوائے دماغی پرورش اور نشوونما، فرہنگ، کلچر۔[17] اس لغت کے مطاق ثقافت کے معنی تہذیب و تمدن کا اجتمائی ارتقاء اور تعلیم

کے ذریعے انسان کے قوائے دماغی پرورش بیان کے گئے ہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تک تہذیب و تمدن کا اجتماعی ارتقاء نہ ہو تو وہ قوم اور اُس کے افراد بغیر کسی ثقافت کے ہیں؟ پروفیسر عبدالعزیز مینگل ایک اُستاد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ اُنھوں نے بھی ایک لغت ترتیب دی ہے اور جس میں اُردو الفاظ کے معنی نو زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔ اُن کے مطابق؛

ثقافت: (براہوئی ۔ دودربیدہ)، (بلوچی ۔ دودءُ ربیدگ)، (پشتو۔ دوددستور)، (پنجابی ۔ سیتا)(، سرائیکی ۔ ثقافت) ، (سندھی۔ تہذیب۔ ثقافت)، (فارسی۔ فرہنگ)، (انگلش۔ کلچر Culture[18]

تہذیب: (براہوئی۔ دواچوچ)، (بلوچی۔ دود)، (پشتو۔ شائستوب)، (پنجابی۔ تہذیب)، (سرائیکی۔ تمیز)، (سندھی۔ تاھ جوڑ / سڈارو)، (فارسی۔ تہذیب)، (انگلش۔۔Refining)[19]

تمدن: (براہوئی۔ ربیدہ)، (بلوچی۔ ربیدگ)، (پشتو۔ تمدن)، (پنجابی۔ رہتلز)، (سرائیکی۔ ہنڑسنہپڑ)، (سندھی۔ تمدن)، (فارسی۔ تمدن، (انگلش۔Civilization)[20]

دودءُ ربیدگ

پروفیسر نے بلوچی زبان میں لفظ ثقافت کے لیے دودءُ ربیدگ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ معنوی اعتبار سے دودءُ ربیدگ اور ثقافت ہم معنی الفاظ ہیں۔ لیکن آگے چل کر اُنھوں نے تہذیب کے لیے دود اور تمدن کے لیے ربیدگ کے الفاظ استعمال کیے ہیں، جو کسی بھی طرح سے بھی مناسب اور موزوں نہیں ہیں اور ہم معنی نہیں لگتے۔ کیونکہ تہذیب و تمدن اپنے اندر ایک وسیع معنی سموئے ہوئے ہیں۔ جامع اللغات نامی لغت جو کہ وفاقی وزارت تعلیم کی جانب سے اُردو سائنس بورڈ نے شائع کی ہے اور اس لغت کو خواجہ عبدالمجید نے ترتیب دیا ہے۔ اس کے مُطابق

ثقافت: (ع۔ مونث) کلچر۔ تہذیب و ترقی۔ طرز تمدن[21]

تمدن: (ع۔ مذکر) ملکر رہنے کا طریقہ، طرز معاشرت (مدن۔ شہر میں آنا یا رہنا)[22]

خواجہ عبدالمجید کی ترتیب دی گئی اس لغت میں تہذیب کے معنی نہیں دیئے گئے ہیں۔ خواجہ کے مطابق تمدن کے معنی ملکر کر رہنے کا طریقہ اور طرز معاشرت ہیں۔ آگے چل کر اس محقق نے مدن کے معنی شہر میں آنا یا رہنا تحریر کیے ہیں۔ یعنی اس کے مطابق وہ لوگ جو دیہات، بستیوں اور چھوٹی چھوٹی جگہوں میں آباد ہیں اُن کا مدن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور آگے چلکر اسی محقق نے خود ہی ثقافت اور تمدن کو مترادف قرار دیا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ثقافت کا تعلق خضروی اور بدوی دونوں زندگیوں سے ہے۔

سندھی زبان میں لغت

عبدالستار بلوچ جو کہ ایک محقق اور ماہر لسان کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں اُنھوں نے بھی ایک لغت ترتیب دی ہے۔ اُن کی یہ لغت سندھی زبان میں ہے جس میں اُردو الفاظ کے سندھی زبان میں معنی دیئے گئے ہیں۔ اس لغت میں ثقافت اور کلچر کے معنی یوں بتائے گئے ہیں:

ثقافت (ع۔م۔ مونث): تہذیب۔ کلچر[23]

کلچر (انگ۔ مذکر): ثقافت۔ تہذیب[24]

اس طرح یہاں پر ثقافت اور اس سے متعلق دوسرے الفاظ کے معنی انگریزی، اُردو، سندی اور براہوئی زبان کے لغات میں تلاش کیے گئے۔ اس کے بعد اب بلوچی لغات کا جائزہ لیں گے کہ بلوچی لغات نے ان الفاظ کے کیا کیا معنی بیان کیے ہیں۔ چونکہ یہ بات پہلے واضح کی جاچکی ہے کہ بلوچی زبان میں ثقافت کے لیے دودءُ ربیدگ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے بلوچی لغت میں

دودءُ ربیدگ کے معنی تلاش کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر اُن الفاظ کو بھی دیکھیں گے جو بلوچ محققین نے دودءُ ربیدگ کے مترادف کے طور پر استعمال کیے ہیں۔ بلوچ محقق اور دانشور میر مٹھاخان مری بلوچی زبان وادب میں ایک عظیم نام کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اُنھوں نے ایک اور مشہور بلوچ محقق صورت خان مری کے ساتھ ملکر ایک لغت "بلوچی اُردو لبز بلد" کے نام سے ترتیب دی ہے۔ جس کے مطابق

"دود: (بلوچی۔ راہ بند، دگ، دستور، رواز)، (اُردو۔ دستورالعمل، طریق کار، رسم ورواج)؛

دودءُراہ بند: بگندت "دود[25]

ربودگ: (بلوچی۔ نمبی، دوّروخ، ربیذگ)، (اُردو۔ طریق کار، شبنم، باتونی، دستور)

ربیذغ: (بلوچی۔ دستور، دود، نِروار)، (اُردو۔ طریق کار، دستور)

ربیدگ: بگندت "ربیدغ[26]

رسم: (بلوچی، دوددستور، رواز)، (اُردو۔ رسم۔ طریقہ)

رسم ورواج: بگندت رسم[27]

"اُردو بلوچی لغت"

"اُردو بلوچی لغت" ایک پُرانی اور اہم لغت شمار ہوتی ہے۔ یہ لغت مشہور بلوچ شاعر عطاشاد اور مشہور محقق میر مٹھاخان مری نے ترتیب دیا ہے۔ اس لغت کو دو ایسے مشہور ادیبوں اور محققین نے ترتیب دی ہے جو بلوچی زبان کے دو الگ الگ لہجوں کے نمائندہ شاعر اور ادیب ہیں۔ یعنی عطاشاد "مکرانی لہجہ" اور میر مٹھاخان مری "سلیمانی" لہجے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مُطابق

"ثقافت: دودءُربیدگ[28]

"رسم: دود، دستور، دگ، را"

"رسم وراہ: دودودستور[29]

"رواج: دگ، دستور، دود، رواج پانا، دود بیغ، دستور بیغ، واپرغ[30]

بلوچی زُبان کی ایک اور لغت میں جس کو پروفیسر ڈاکٹر واحد بخش بُزدار نے ترتیب دیا ہے بلوچی الفاظ کے معنی بلوچی، اُردو اور انگریزی زبان میں دیئے ہیں۔ اُنھوں نے لکھاہے کہ

"دود: رسم، رواج

دودمان: تہذیب، معاشرہ

دودمانی: تہذیبی، معاشرتی

دودمانیگ: ثقافتیات، Culturology[31]

پروفیسر ڈاکٹر واحد بخش بُزدار کی اس کتاب میں ربیدگ اور دودءُربیدگ کے الفاظ درج نہیں ہیں۔ اس لیے ان کے معنی یہاں تحریر نہیں کیے گئے ہیں۔ بلوچی زُبان کی ایک لغت جو بلوچی اور انگریزی محقق اور دانشور جان محمد دشتی نے ترتیب دی ہے اور بلوچی اکیڈمی کوئٹہ نے شائع کی ہے۔ اس میں جان محمد دشتی نے دودءُربیدگ کے لیے بے شمار الفاظ بیان کیے ہیں اور اُن کے معنی بھی دیئے ہیں۔ یہاں پر وہ تمام الفاظ درج کیے گئے ہیں جو اُنھوں نے بیان کیے ہیں:

دود: (د۔ و۔ د) (ن گ) راہ بند۔ قانون ۔ ربیدگ ۔ دستور۔ راجی رسمءُ رواج ۔ رسم ۔ رواج ۔ پیم
۔ تورہ ۔ داب ۔ ربیت ۔ ربید

دودءُ ربید: (ن گ) دودءُ ربیدگ ۔ یک راجےءِ زندمانیءِ سرجمیں قانون یا راہ بند۔
دودءُ ربیدگ: (ن گ) راہ بند ۔ راہءُ راہ بند ۔ رسمءُ رواج ۔ دودءُ ربیدگ
دودءُ ربیدگ: (ن گ) راہ بند ۔ راہءُ راہ بند ۔ رسمءُ رواج ۔ دودءُ ربید۔
دودمان: (دود ۔ مان) (ن گ) زندگوازینگءِ راہءُ رسم ۔ دودءُ ربیدگ (2) مردُم ۔ بنی آدم۔[32]
راہءُ راہ بند: (ن گ) رسمءُ رواج ۔ قانون ۔ دستور۔ داب ۔ رسم (2) دودءُ ربید[33]
راہ بند: (راہ۔ بن۔ د) (ن گ) وڑ۔ ڈول۔ پیم۔ قانون۔ پول۔ گیگ۔ تورا۔ چمّ۔ ربیت۔ ربید۔ دود۔ رسم۔
رَواج۔ ساچ۔ ہُودَگ۔ رسمءُ رواج۔ دودءُ ربیدگ۔ راہ بند[34]
ربودگ: (ر۔ بو۔ د۔ گ) ربیدگ۔ رَبودگءَ روگ: (س گ) پیشّی راہ بند ااں روگ
ربیت: (ر۔ بی۔ یت) (ن گ) رَبودگ۔ دود۔ ربیدگ۔ راہ بند۔ رسم۔ رسمءُ رواج۔ رواج۔ دود
رَبَید: (ر۔ بی۔ د) بچار: ربیت۔"
ربیدگ: (ر۔ بی۔ دگ) (ن گ) ربودگ۔ پیسری وڑ۔ ساریءِ رنگ۔ کوہنیں ہیل۔ خیال۔ ہیل داری۔ رہ بند (2) پیشّی راہ بند۔ ہیل یا ہیل گپتگیں راہ بند۔ دود۔ رسم۔ رواج۔ دستور۔ قانون۔[35]
رسمءُ راہ: (ن گ) راجی راہ بند۔ دودءُ ربیدگ۔ رواج۔ ربید۔ رسمءُ رواج
رسمءُ رواج: (ن گ) راہءُ راہ بند۔ وڑءُ ڈول۔ ہیلءُ عادت۔ رسمءُ دود۔ دودءُ ربیدگ۔ قانود۔ ربید۔ ربیت ۔ راہ بند۔ لٹ۔ سیستان۔[36]

اس طرح ہمیں اس لغت میں دودءُ ربیدگ کے لیے بہت سے ہم معنی الفاظ مل گئے۔ جیسے کہ دودمان، تورہ، رسمءُ راہ۔۔۔۔ بلوچی زبان کے شاعر اور محقق اسحاق خاموش نے بھی ایک لغت ترتیب دی ہے۔ اُن کی یہ لغت بلوچی، اُردوءُ انگریزی زبان میں ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ

"دود Doud: رواج، Custom
دودءُ ربیدگ Doud o rabeydag: رسمءُ رواج، Custom and tradition
دودمان Doudmaan: تہذیب۔ تمدن، Civilization [37]
ربیدگ Rabeydag: ثقافت Culture۔[38]

اسحاق خاموش نے بھی دودمان کے لیے "تہذیب اور تمدن" کے معنی ہی استعمال کیے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خاموش نے یہ معنی اُردو زبان و ادب سے لیے ہیں۔ لیکن "تہذیب و تمدن" اور "دودءُ ربیدگ" میں مفہوم کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔

بلوچی زُبان کی اولین لغت کا اعزاز

بلوچی زُبان کی اولین لغت کا اعزاز "سید گنج" کو حاصل ہے۔ یہ لغت بلوچی زبان کے ادیب، شاعر، افسانہ نگار اور ماہر لسانیات سید ظہور شاہ ہاشمی نے ترتیب دی ہے۔ یہ لغت اُنیس سو ستر اَسی کی دہائی میں ترتیب دی گئی ہے۔ اس لغت میں تراکیب دودءُ ربیدگ کی ترکیب اکھٹے نظر نہیں آتی البتہ دودءُ ربود الفاظ نظر آتے ہیں۔ دودءُ ربیدگ کا ایک ساتھ نہ ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جس زمانے میں سید ہاشمی نے اس پر کام کیا ہو گا شاید اُس زمانے میں دودءُ ربیدگ ایک ساتھ استعمال نہیں ہوئے تھے۔ سید ہاشمی نے ثقافت اور اس کے ہم معنی الفاظ کے معنی کچھ یوں بیان کیے ہیں:

دود:(دود): رھبند، کانون، دودءُ ربیدگ، رسم ءُ رواج، ربیت ءُ زیل کہ یک راجے ءِ بُندریں ءُ جوانیں ھمراہ انت۔(Culture) کانون(اوستائی زُبان ءَ "دات" ءِ بزانت "داتگ" ءُ "قانون" انت۔[39]

دودربود: (د و د ۔ ر ب ود) دودربید، دود ءُ ربودگ یا ربیدگ، یک راجے ءِ زندمانیءِ سر جمیں رھبند، کلچر (Culture)

دودربید: (دودربےد) بچار "دودربود"۔[40]

ربودگ: (ر ب و د گ) ھیال، ھیلداری، رھبند (۲) یکشیگیں راھبند، ھیل یا ھیل گپتیگیں رھبند "(Routine usual way) من پیسری ربودگ ءَ اُودءَ شُتاں بلے آمن نہ دیست"۔ ربیدگ، دود، رسم ءُ رواج، کلچر

ربیدگ: (ربےدگ) بچار "ربودگ"

راھبند: (راھ۔ب ن د) وڑ، ڈول، پیم، کانود، کائدو[41]

رواج:(رواج) راہ گپتگیں، راہءَ گپتگیں، ھما کہ وتی راہ ئے گپتگ، (۲) مردمءِ گاگیج بزاں آئیءِ راہءِ روگ ءِ ڈول ءُ نمونگ، (اک): وش رواج، تُرند رواج، لھم رواج دگہ دگہ (۳) دود ءُ ربیدگ۔[42]

سید ظہور شاہ ہاشمی نے ایک اہم اور دلچسپ بات کا کھوج لگا یا ہے کہ بلوچی لفظ دود ، دات لفظ سے نکلا ہے۔ اُس کے مطابق دات اُوستائی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی دینا، عنایت کرنا یعنی کوئی چیز دینا، کوئی چیز عنایت کرنا۔۔۔

اس کے علاوہ سید ہاشمی نے دود ءُ ربیدگ کے معنی میں وہ تمام الفاظ استعمال کیے ہیں جو مستعمل ہیں لیکن "کائدو اور کانود "اِس بارے میں نئے الفاظ ہیں۔ اس طرح یہ بات صاف ہوگئی کہ ثقافت کے لیے بلوچی زبان میں دودمان ، رسم ءُ رواج، دود ءُ ربیذگ، رسم ءُ دود، رسم ءُ راہ کے الفاظ پورے آتے ہیں اور باقی تمام الفاظ معنوی حساب سے کم پڑ جاتے ہیں۔ ثقافت لفظ کے لفظی معنی دیکھنے کے بعد جب تک یہ نہ دیکھا جائے کہ دانشوروں اور نقادنے اس کے کیا تعریف بیان کی ہے یہ مضمون تشنہ ہی رہے گا۔ ثقافت کی تعریف ماہر عمرانیات فریڈ مین نے اس طرح بیان کی ہے؛ ثقافت میں ہر وہ شئے موجود ہے جو ایک نسل دوسری نسل کو منتقل کرتی ہے۔[43]

اس ماہر سماجیات کے مطابق ثقافت کے اندر وہ تمام اشیاء اور چیزیں ور ثاجو ہمیں ہمارے آباؤ اجداد سے منتقل ہوتے ہیں، شامل ہیں۔ مان لیا جائے یہ بات سچ ہے کہ ثقافت کے بہت سارے اجزاء ہمیں ہمارے بزرگوں سے ملتے ہیں۔ لیکن بہت سی ایسی بھی ہیں جنھیں ہم گھر سے حاصل نہیں کرتے ہیں تو کیا وہ ہماری ثقافت میں شمار نہیں ہوں گی؟ بہت سی ایسی بھی چیزیں ہیں جو ہم دوستوں اور دوسرے لوگوں سے اکتساب و فیض کرتے ہیں، تو کیا وہ بھی ہماری ثقافت کا حصہ نہیں ہیں؟ اسکے علاوہ یہ سوال بھی ذہن میں اُٹھتا ہے کہ بہت ساری چیزیں جیسے مال جائیداد، زمین و میراث ہمیں اپنے والدین سے حاصل ہوتی ہیں تو کیا وہ بھی ہماری ثقافت کے جزو اور حصے ہوتے ہیں؟ اور اس طرح کے بہت ساری سوالات کے جوابات ہم آگے ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔

ماہر سماجیات ون مانن اور لیورنٹ(Van Maanen & Laurent) نے ثقافت کی تعریف اس طرح بیان کیا ہے:

"The way we give logic to the world begins at birth with the gestures, tone of voice, noises, colors, smells, and words body contact we experience…Our culture is what is familiar,

recognizable, and habitual. It is "what goes without saying. [44]

ان دونوں کے کہنے کے مطابق پیدا ہونے کے بعد وہ تمام طریقے، اشارے، انداز بیاں، رنگ اور الفاظ جو ہم دنیا کے سامنے بیان کرتے ہیں جنھیں ہم نے آزمودگی کے بعد اپنے لیے چنا ہے، ثقافت کے حصے ہیں۔ آگے یہ مزید بیان کرتے ہیں کہ ثقافت ایسی شئے جو کہ بیان کرنا نہیں پڑتا ہے بلکہ یہ ہم سے خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہم کس ثقافت کے نمائندے ہیں۔ یہ تعریف کسی حد تک ثقافت کے معنی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں لیکن بہت سی چیزیں اب اس کے اندر نہیں آرہے ہیں۔ انگریز انسانیات داں ایڈورڈ بی ٹیلر (Edward B Taylor) کے مطابق ثقافت:

> That complex whole which includes Knowledge, belief, art, morals, law, custom, and any other capabilities and habits acquired by man as a member of society.[45]

جان بیاٹی نے ان الفاظ میں ثقافت کی تعریف بیان کی ہے کہ

> "Culture is the way of life which is transmitted from generation to generation.[46]

انگریز ماہر عمرانیات اور بشریات

انگریز ماہر عمرانیات اور بشریات دانوں نے اپنے اپنے انداز سے ثقافت کو اُس طرح بیان کیا ہے جس طرح اُنھوں نے اسے سمجھا اور محسوس کیا ہے۔ اِن کے بعد ایک نگاہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مقامی ماہرین نے اسے کس انداز میں بیان کیا ہے۔
پروفیسر سید مہدی حسن زیدی کہتے ہیں کہ

> ''ثقافت سے مراد سماج میں زندگی بسر کرنے کے مکمل طریقہ ہے جو انسان نے اپنے لیے سماجی بین العمل سے بنایا ہے۔ اس میں انسانی تمام تخلیقات شامل ہیں۔ مثلاً علوم، رسم، لوک ریت، اطوار، تصورات، فن، خیال و فکر، پوشاک، مشین، مکانات، ساز و آواز،۔۔ سارے انسانی ثقافت ہیں۔ ہمارے معاشرے میں مردوں کا پوشاک شلوار قمیض اور عورتوں کا پوشاک شلوار قمیض کے ساتھ دوپٹہ ہے۔ پاکستان میں مشترکہ سماجی نظام ہے اور خاندان و برداری میں زیادہ تر شادیاں کی جاتی ہیں۔ یہاں پر بڑے اور بوڑھے لوگ اپنے گھروں میں رہتے ہیں جبکہ امریکی اور مغربی سماجوں میں اولڈ ہاوسز میں رہتے ہیں۔ سماج میں زندگی بسر کرنے کے اطوار اور انداز ثقافت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ثقافت ایک سماج میں زندگی گزارنے کے وہ انداز ہیں جو اُس میں بسنے والے سب ہی لوگوں کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں، کیونکہ یہ سارے انداز اور طریقے سماج میں بسنے والے لوگوں نے اپنے بزرگوں اور اپنے ماحول سے حاصل کیے ہیں اور پھر یہی وہ اپنے اولادوں تک پہنچاتے ہیں۔ یہی طریقے معاشرے میں نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔[47]

پروفیسر زیدی اور دوسرے ماہرین کے بیش بہا باتوں سے یہ امر کسی حد تک واضح ہو جاتا ہے کہ ثقافت سے کیا مُراد ہے اور اس کا دامن کہاں تک وسیع ہے اور اس کے دائرے میں کون کون سی چیزیں آتی ہیں۔ پروفیسر زیدی کی ثقافت کے تعریف سے پہلے یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ ثقافت کے لیے کون کون سے الفاظ انگریزی، اُردو اور بلوچی زبان میں موزوں اور مناسب ہیں۔

خلاصۂ بحث

بالاسطور کے بحث مباحثہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ثقافت کے لیے بلوچی زبان میں اصل لفظ دود ءُ ربیدگ، دودمان، دودءُ ربیذگ، رسم ءُرواج، رسم ءُراہ، رسم ءُدود، راج راہبند مناسب اور موزوں الفاظ ہیں۔ جبکہ باقی تمام الفاظ جو اس کے لیے استعمال کیے گئے ہیں وہ کسی طرح سے بھی اس پر پورے نہیں اُترتے ہیں۔ اِسی طرح اُردو زبان میں اس کے لیے بہترین اور مناسب لفظ ثقافت ہی ہے جو انگریزی لفظ کلچر کا نعم البدل ہے۔ اس کے علاوہ تہذیب، تمدن، سیولائزیشن اس کے ہم معنی الفاظ نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے اندر دیگر وسیع معنی سموئے ہوئے ہیں۔

References

[1] Jameel Jalbī, *Pakistani Culture* (Karachi: Mushtāq Book Depo Sheldon Road,1964), 46.
[2] Ishtayāq Ahmed, *Culture Muntakhab Mazameen* (Lahore: Baith al-Ḥikmat, n.d), 170.
[3] Prof. Sayed Mehdī Ḥassan Zaidhī, *Imraneath kā Asool* (Karachi: Urdū bazār, Nazim Ābād,2016), 132.
[4] Ishtayāq Ahmed, *Culture Muntakhab Mazameen*, 36.
[5] Zaidhī, *Imraneath kā Asool*, 132.
[6] Ishtayāq Ahmed, *Culture Muntakhab Mazameen*, 36.
[7] https://en.oxforddictionaries.com/definition/culture.
[8] https://www.merriam-webster.com/dictionary/culture.
[9] https://sociologydictionary.org/culture/.
[10] Al-Ḥāj Maolavī Ferūz Deen, *Ferūz al-Lughat Urdū Jaamah* (Lahore, Karachi, Rawalpandi: Ferūz sons, n.d), 438.
[11] Al-Ḥāj Maolavī Ferūz Deen, *Ferūz al-Lughat Urdū Jaamah*, 393.
[12] Al-Ḥāj Maolavī Ferūz Deen, *Ferūz al-Lughat Urdū Jaamah*, 380.
[13] Ishfāq Ahmed, Muhammad Akram Chughtī and Qādir Fazlī, *Hafth Zubani Lughat* (1988), 206.
[14] Ishfāq Ahmed, Muhammad Akram Chughtī and Qādir Fazlī, *Hafth Zubani Lughat*, 189.
[15] Ishfāq Ahmed, Muhammad Akram Chughtī and Qādir Fazlī, *Hafth Zubani Lughat*, 184.
[16] Ishfāq Ahmed, Muhammad Akram Chughtī and Qādir Fazlī, *Hafth Zubani Lughat*, 322.
[17] Muhammad Abdullah Khān Khashagī, *Farhang Aamirah* (Islamabad: Rāwalpindī Muktadrah Qaumi, 2007), 180.
[18] Prof. ʻAbd al-ʻAzīz Mangel, *9-Zubānī Lughat* (Lahore: Urdu Science Board, 2009), 166.
[19] Mangel, *9-Zubānī Lughat*, 152.
[20] Mangel, *9-Zubānī Lughat*, 147.
[21] Khawāja ʻAbd al-Majeed, *Jamah al-Lughat* (Karachi: Urdu science Board, 2010), 735.
[22] ʻAbd al-Majeed, *Jamah al-Lughat*, 673.
[23] ʻAbd al-Sattār Baloch, *Urdu Sindhī Lught* (Karachi: Sandheka Accdemy,2015), 342.
[24] ʻAbd al-Sattār Baloch, *Urdu Sindhī Lught*, 771.
[25] Mīr Matta Marri, Soorath Khān Marri, *Balochī Urdu Lughat* (Quetta: Balochī Academy, 1970), 158.
[26] Mīr Matta Marri, Soorath Khān Marri, *Balochī Urdu Lughat*, 171.
[27] Mīr Matta Marri, Soorath Khān Marri, *Balochī Urdu Lughat*, 173.
[28] Mīr Matta Marri, Soorath Khān Marri, *Balochī Urdu Lughat*, 298.

[29] Mīr Matta Marri, Soorath Khān Marri, *Balochī Urdu Lughat*, 393.
[30] Mīr Matta Marri, Soorath Khān Marri, *Balochī Urdu Lughat*, 400.
[31] Waḥīd Bakhsh Buzdār, *Balochī Gall-o-Galbandh* (Quetta: Balochī Academy, 2004), 106.
[32] John Muhammad Dashtī, *Balochī libza Balad* (Quettta: Balochī Academy, 2017), 601.
[33] Dashtī, *Balochī libza Balad*, 671.
[34] Dashtī, *Balochī libza Balad*, 642.
[35] Dashtī, *Balochī libza Balad*, 643.
[36] Dashtī, *Balochī libza Balad*, 650.
[37] Isḥāq Khāmoosh, *Balochī labz Baldh* (Karachi: Aatar Pulications, 2017), 200.
[38] Isḥāq Khāmoosh, *Balochī labz Baldh*, 2013.
[39] Sayed Zahoor Shāh Hāshamī, *Sayed Ganj* (Karachi: Sayed Hāshmī Accdemy, 2107), 448.
[40] Shāh Hāshamī, *Sayed Ganj*, 449.
[41] Shāh Hāshamī, *Sayed Ganj*, 469.
[42] Shāh Hāshamī, *Sayed Ganj*, 478.
[43] Zaidhī, *Imraneath kā Asool*, 132.
[44] John Van Maanen and Laurent, *The flow of Culture* (Chicago: Chicago University, 1993), 31.
[45] CN Shankir Rāo, *Sociology: Principles of Sociology with an Introduction to Social Thought* (n.d), 190.
[46] Dr. Anwar Allam, *Principles of Sociology* (Peshawar: University of Peshawar, n.d), 56.
[47] Zaidhī, *Imraneath kā Asool*, 132.